Athais (28) Kalamat-e-Kufr

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

28 کلماتِ کُفر

دامت برکاتہم العالیہ

حضرت علامہ مولٰینا محمد الیاس عطار قادری رضوی

''یااللہ تعالٰی میرا ایمان سلامت رکھ'' کے

اٹھائیس حرُوف کی نسبت سے کفریات کی 28 مثالیں

اوّل تا آخِر پڑھ کر ایمان کی حفاظت کا سامان کیجئے۔

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقع پر بعض لوگ صدمے یا اشتِعال کے سبب بعض لوگ نَعُوْذُ بِاللّٰہ کلماتِ کفر بک دیتے ہیں۔ اللہ عزوجل پر اِعتِراض کرنا، اُس کو ظالم یا ضرورتمند یا محتاج یا عاجز سمجھنا یا کہنا یہ سب کفر ہے، یاد رکھئے! بِلا اِکراہِ شرعی ہوش وحواس

میں صریح کفر بکنے والا اور معنیٰ سمجھنے کے باوُجُود وہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہلانے والا بھی کافِر ہوجاتا ہے اور نکاح ٹوٹ جاتا، بیعت ختم ہوجاتی اور زندگی بھر کے نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں، اگر حج کرلیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ تجدیدِ ایمان صاحِبِ استِطاعت ہونے پر نئے سِرے سے حج فرض ہوگا۔

مشکلات کے وقت بکے جانے والے کفریات کی مثالیں

﴿۱﴾ ''فُلاں صاحِب لوگوں کے ساتھ کچھ بھی کریں اللہ کی طرف سے ان کو فُل (Full) آزادی ہے۔'' ﴿۲﴾ ''ہم اُن کے ساتھ اگر تھوڑا بھی کچھ کرلیں، اللہ ہمیں فوراً پکڑ لیتا ہے۔'' ﴿۳﴾ ''اللہ نے ہمیشہ میرے دشمنوں کا ساتھ دیا ہے۔'' ﴿٤﴾ ''ہمیشہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا'' ﴿۵﴾ 'اللہ عزوجل نے میری قسمت ابھی تک تو ذرا اچھی نہیں بنائی'' ﴿٦﴾ '' شاید اس کے خزانے میں میرے لئے کچھ بھی نہیں ، میری دنیاوی

خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں، زندگی بھر میری کوئی دُعا قبول نہیں ہوئی، جس کو چاہا وہ دُور چلا گیا، ہر خواب میرا ٹوٹا، تمام ارمان کُچلے گئے، اب آپ ہی بتائیں میں اللہ پر کیسے ایمان لاؤں؟"

﴿۷﴾ "ایک شخص نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے، مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ بھی ایسوں کے ساتھ ہوتا ہے۔" ﴿۸﴾ جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا، اے اللہ تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲) ﴿۹﴾ جو کہے، "اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوجود مجھے عذاب دیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا"۔ یہ کہنے والا کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹) ﴿۱۰﴾ "اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا۔" ﴿۱۱﴾ "اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔"

تنگدستی کے باعث بکے جانے والے کفریات کی مثالیں

﴿١٢﴾ جو کہے، "اے اللہ! عزوجل مجھے رزق دے اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر۔ ایسا شخص کافر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ٢ ص ٢٦٠)

﴿١٣﴾ سیاسی پناہ لینے یا تنگدستی کی وجہ سے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر اگر خود کو جھوٹ موٹ عیسائی، یہودی، قادیانی، یا کسی بھی کافر و مرتد گروہ کا فر لکھا یا لکھوایا تب بھی کافر ہو گیا ﴿١٤﴾ کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ اگر آپ نے کام نہ کر دیا تو میں قادیانی یا عیسائی بن جاؤں گا۔ ایسا کہنے والا فوراً کافر ہو گیا۔ یہاں تک کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ میں 100 سال کے بعد کافر ہو جاؤں گا وہ ابھی سے کافر ہو گیا، ﴿١٥﴾ کسی نے مشورہ دیا کہ کافر ہو جاؤ تو وہ کافر بنے یا نہ بنے مشورہ دینے والا کافر ہو چکا۔ نیز کسی نے کفر بکا یا کسی

پر حکمِ کفر لگا اِس پر راضی ہونے والے پر بھی حکمِ کُفر ہے کیوں کہ اس نے کسی کے کفر میں مبتلا ہونے کو پسند کیا اور کفر کو پسند کرنا بھی کفر ہے۔

﴿۱۶﴾ اگر واقعی اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مقروضوں کا سہارا ہوتا۔

اعتراض کی صورت میں بکے جانے والے کفریات

﴿۱۷﴾ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں کچھ نہیں دیا تو آخر پیدا ہی کیوں کیا! یہ قول کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲٦۲) ﴿۱۸﴾ کسی مسکین نے اپنی مُحتاجی کو دیکھ کر یہ کہا، "اللہ عزوجل فلاں بھی تیرا بندہ ہے، اسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور ایک میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے! آخر یہ کیا انصاف ہے؟"

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰) ﴿۱۹﴾ "کہتے ہیں اللہ عزوجل صَبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ سب بکواس ہے۔" ﴿۲۰﴾

’’جن لوگوں کو میں پیار کرتا ہوں وہ پریشانی میں رہتے ہیں اور جو میرے دشمن ہوتے ہیں اللہ عزوجل ان کو بہُت خوشحال رکھتا ہے۔‘‘

﴿۲۱﴾ ’’کافروں اور مالداروں کو راحتیں اور ناداروں پر آفتیں! بس جی اللہ تعالیٰ کے گھر کا تو سارا اِنتظام ہی اُلٹا ہے۔‘‘ ﴿۲۲﴾ اگر کسی نے اپنی یا کسی عزیز کی بیماری، غربت یا مصیبت کی زیادَتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر اس طرح اعتِراض کیا مثلاً کہا، ’’اے میرے رب! تو کیوں ظلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں (یا اُس) نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں‘‘ تو وہ کہنے والا کافِر ہے۔

فوتگی کے موقع پر بکے جانے والے کفریات کی مثالیں

﴿۲۳﴾ کسی کی موت ہوگئی اس پر دوسرے شخص نے کہا، ’’اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔‘‘ ﴿۲٤﴾ کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا، اللہ تعالیٰ کو یہ چاہیے ہوگا یہ قول کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ

کو مُحتاج قرار دیا۔ (فتاوٰی بزازیہ ج ٦ ص ۳۴۹) ﴿۲۵﴾ کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں، اللہ عزوجل کو نہ جانے اِس کی کیا ضَرورت پڑ گئی جو جلدی بلالیا یا کہتے ہیں، اللہ عزوجل کو بھی نیک لوگوں کی ضَرورت پڑتی ہے اِس لئے جلد اُٹھالیتا ہے۔ (یہ سن کر معنیٰ سمجھنے کے باوجود عُموماً لوگ ہاں میں ہاں ملاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں ان سب پر حکمِ کفر ہے۔) ﴿۲۶﴾ کسی کی موت پر کہا، یا اللہ! عزوجل اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی تجھے ترس نہ آیا! ﴿۲۷﴾ جوان موت پر کہا، یا اللہ! عزوجل اِس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈّھے یا بڑھیا کو لے لیتا۔ ﴿۲۸﴾ یا اللہ! عزوجل آخِر اس کی ایسی کیا ضَرورت پڑگئی کہ ابھی سے واپَس بُلالیا۔

تجدید ایمان (یعنی از سرِ نو ایمان لانے) کا طریقہ: دل کی تصدیق کے بغیر صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں ہوتی۔ مَثَلاً کسی نے کُفر

بک دیا، اُس کو دوسرے نے بہلا پھسلا کر اس طرح توبہ کروادی کہ کُفر بکنے والے کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں کُفر کیا تھا، یوں توبہ نہیں ہوسکتی، اُس کا کُفر بدستور باقی ہے۔ لٰہذا جس کُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اُس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس کُفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو جو کُفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویزا فارم پر اپنے آپ کو عیسائی لکھ دیا وہ اس طرح کہے، "یا اللہ عزّوجلّ! میں نے جو ویزا فارم میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا ہے اس کُفر سے توبہ کرتا ہوں ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (اللہ عزّوجلّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزّوجلّ کے رسول ہیں۔)" اس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔ اگر مَعَاذَاللہ کئی کُفریات بکے ہوں اگر یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے، "یا اللہ عزّوجلّ مجھ سے

جو جو کُفریات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں‘‘۔ پھر کلِمہ پڑھ لے، (اگر کلِمہ شریف کا ترجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجَمہ دوہرانے کی حاجت نہیں۔) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اسطرح کہیں، ’’یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اگر مجھ سے کوئی کُفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں‘‘ یہ کہنے کے بعد کلِمہ پڑھ لیں۔

مَدَنی مشورہ: روزانہ سونے سے قبل احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان کر لینا چاہیے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کی چار دیواری میں کبھی کبھی احتیاطاً تجدیدِ نکاح بھی کر لیا کریں۔ ماں، باپ، بہن بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ (احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان وتجدیدِ بیعت وغیرہ کے بعد اگر یاد آیا کہ توبہ سے پہلے فُلاں فُلاں صریح کُفریات صادِر ہوئے تھے تو اب ان سے دل میں بیزاری کافی ہے۔ ازسرِ نو توبہ وغیرہ کی حاجت

نہیں البتّہ کُفریات یاد آنے سے قبل اگر بغیر مہر مقرر کئے احتیاطی تجدیدِ نکاح کیا تھا تو اب "مہرِ مِثل"، یعنی عموماً اس کے خاندان میں عورتوں کو جو مہر دیا جاتا ہے اُس کی ادائیگی واجب ہو جائے گی۔)

تجدید نکاح کا طریقہ: تَجدیدِ نِکاح کا معنیٰ ہے، "نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا" اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضَروری نہیں۔ نکاح نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خُطبہءِ نکاح شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہیں تو اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسمِ اللہ شریف کے بعد سورۂ فاتِحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اُس کی رَقم مَہر واجب ہے۔ مَثَلاً آپ نے ۳۱۲ روپے اُدھار مَہر کی نیّت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیں کہ مذکورہ چاندی کی قیمت ۳۱۲ روپے سے زائد تو نہیں)

تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ ''اِیجاب'' کیجئے یعنی، عورت سے کہیے، میں نے ۳۱۳ روپے مَہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ ''عورت کہے، ''میں نے قَبول کیا۔'' نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتِحہ پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے اور مَرد کہے، ''میں نے قَبول کیا''، نِکاح ہو گیا۔ تین مرتبہ ایجاب وقبول مُستَحَب ہے۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مَرد بلا حاجتِ شَرعی عورت سے مَہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

مَدَنی پھول : جن صورتوں میں نکاح ختم ہو جاتا ہے مثلاً صریح کفر بکا اور مرتد ہو گیا تو تجدیدِ نکاح میں مہر واجب ہے البتّہ **احتیاطی تجدیدِ نکاح** میں مہر کی حاجت نہیں۔ (مُلَخّص از رد المحتار ج ٤ ص ٣٣٨، ٣٣٩)

تنبیہ : مرتد ہو جانے کے بعد اور توبہ وتجدید ایمان سے قبل جس نے نکاح کیا اُس کا نکاح ہُوا ہی نہیں۔

نکاحِ فضولی کا طریقہ: عورت کو بے شک خبر تک نہ ہو اور کوئی شخص مَرْد سے مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں عورت کی طرف سے ''ایجاب'' کرلے۔ مثلاً کہے، میں نے 313 روپے ادھار مہر کے بدلے فُلانہ بنتِ فُلاں بن فُلاں کا تجھ سے نِکاح کیا۔ مرد کہے میں نے قبول کیا یہ نکاحِ فُضُولی ہوگیا پھر عورت کو اِطّلاع کی گئی اور اس نے قَبول کرلیا، تو نکاح مُنعَقِد ہوگیا۔ مرد بھی ''اِیجاب'' کرسکتا ہے۔ نِکاحِ فُضُولی حنفیوں کے یہاں جائز ہے مگر خلافِ اَولیٰ ہے البتّہ شافِعیّوں، مالِکیوں، اور حَنبلیوں کے یہاں باطِل ہے۔

عذابِ جہنم کی جھلکیاں: جس سے مَعاذَ اللہ عزوجل کُفر صادِر ہوگیا اُسے چاہئے کہ دلائل میں اُلجھنے کے بجائے فوراً توبہ کرے۔ جس کا خاتمہ کفر پر ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہے گا۔ خدا کی قسم! جہنّم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔ کُفر کی موت [

مرنے والوں کولوہے کے ایسے بھاری **گُرزوں** سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ وانس جَمع ہو کر بھی اُس کو اٹھا نہیں سکتے۔ **بُختی اُونٹ** (یعنی ایک قسم کے اونٹ، جو سب اُونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں) کی گردن برابر **بچھو** اور اللہ عزّ وجلّ جانے کس قدر **بڑے بڑے سانپ** کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اُس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۰۳ ترمذی) سر پر سخت **گرم پانی** بہایا جائے گا۔ جہنّمیوں کے بدن سے جو **پیپ** بہے گی وہ پلائی جائے گی، **خاردار تھوہر** کھانے کو دیا جائے گا وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آجائے تو اُس کی سوزش و بدبو تمام اہلِ دنیا کی **مَعیشت** برباد کر دے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا۔ اُس کے اُتارنے کیلئے پانی مانگیں گے تو ان کو تیل کی تلچھٹ کی طرح **سخت کھولتا پانی** دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس

میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔

ایمان کی حفاظت کا ورد: بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ ○ صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے، دین و ایمان، جان، مال، بچے، سب محفوظ رہیں۔

(شجرۂ عطاریہ ص ۱۲، آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح اور ابتدائے وقتِ ظہر تا غروبِ آفتاب شام کہلاتی ہے) مزید معلومات کیلئے 590 کلماتِ کُفر پر مشتمل ایمان کی حفاظت نامی کتاب مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کر کے پڑھئے۔

مَدَنی پھول

جب بھی مُصیبت آئے یا فوتگی ہو، صَبْر کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لیجئے۔ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اے آدمی اگر تو طالبِ ثواب ہو کر اوّل صدمہ پر (یعنی صدمہ آتے ہی فوراً) صَبْر کرے تو میں تیرے لئے جنّت کے سوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔ (ابنِ ماجہ)

تین مَدَنی التجائیں:

﴿١﴾ گھر میں سب کو پڑھ کر سنا دیجئے
﴿٢﴾ کم از کم 25 رسالے مَکتَبَۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً لیکر تقسیم کیجئے۔
﴿٣﴾ چند رسالے مسجد، مزار، اسپتال، ہوٹل، دُکان، وغیرہ عوامی جگہوں کسی کی نگرانی میں رکھوا دیجئے کہ مسلمان پڑھیں اور آپ کے لئے بھی ڈھیروں ثواب کا ذخیرہ ہو۔